Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | ہفتہ ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۔ ۴ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۔ ۴ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۹

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۳ فروری ۱۹۸۴ء)

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے گیارھویں سالانہ جلسہ کا انعقاد

افتتاحی اجلاس میں ایک ہزار غیر از جماعت احباب کی شمولیت، دارالسلام سے یکصد افراد کا قافلہ

۱۰۹۔ افراد کا قبولِ اسلام ● زائرے میں سولہ افراد کا قبولِ احمدیت:

غانا کے ایک اخبار میں مسجد آسٹریلیا کا تذکرہ:

جیسا کہ قارئین کو علم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو سڈنی (آسٹریلیا) کے قریب براعظم آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اس اہم واقعہ کی خبر دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ غانا (مغربی افریقہ) کے اخبار "THE ECHO" (دی ایکو) نے بھی اپنے ۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں خبر شائع کی اس کا ترجمہ بغرض ریکارڈ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے:۔

"بین الاقوامی احمدیہ مسلم تحریک کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے سڈنی آسٹریلیا میں تحریک احمدیت کی آسٹریلیا میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ہے۔ ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں مسلمان روحانی رہنما نے فرمایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ مرکزی مبلغ تنزانیہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا سالانہ جلسہ ۲۳ ستمبر تا ۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

افتتاحی اجلاس میں ہزاروں احمدی احباب کے علاوہ ایک ہزار کے قریب غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ دارالحکومت دارالسلام سے یکصد احباب باقاعدہ قافلہ کی صورت میں تشریف لائے۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت کے بزرگوں اور مبلغین کرام نے تربیتی اور تبلیغی عنوانات کے تحت بیش قیمت تقاریر فرمائیں۔

مکرم مشنری انچارج صاحب مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا سے جلسہ کا آغاز کیا۔ محترم وکیل التبشیر صاحب نے اپنا پیغام بھجوایا۔ جس میں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بیان فرمائی کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے اور اس کی تکمیل کے لئے تمام جماعت کے افراد کو تیار کرنے کے لئے کہا۔ اور یہ بھی نصیحت کی کہ اپنی شوریٰ میں اولین مقام تبلیغ کو دیں۔

اس موقعہ پر سالانہ رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ جس میں بتایا گیا کہ امسال ۱۰۹۔ افراد نے قبولِ اسلام کیا۔ اور پڑوسی ملک زائرے میں ۱۶۔ افراد بیعت کر کے شاملِ سلسلہ ہوئے۔ تینوں دن نماز تہجد اور باجماعت نماز کی ادائیگی ہوتی رہی۔ ہر اجلاس کے اختتام پر سوال و جواب کی مجالس منعقد ہوتی رہیں۔ جس میں ہزاروں غیر از جماعت افراد شامل ہوتے رہے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عام ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند رہیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

امسال ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(صدر گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی)

مسلمان امن کا پیغام پورے غانا میں پھیلائیں گے

امیر جماعت احمدیہ غانا کا گریٹر اکرا کانفرنس سے خطاب:

اکتوبر ۱۹۸۳ء میں غانا (مغربی افریقہ) میں اٹھارویں گریٹر اکرا کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی روداد پر مشتمل غانا کے معروف اخبار "غانین ٹائمز" نے اپنے ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

"گریٹر اکرا کی اٹھارھویں کانفرنس کا آغاز مولوی عبدالوہاب بن آدم مشنری انچارج احمدیہ مشن غانا نے فرمایا۔

انہوں نے اس اعلان کے ساتھ افتتاح فرمایا کہ مسلمان امن اور محبت کا پیغام پورے ملک میں پھیلائیں گے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اگر دنیا کے لوگ خدا کی تعلیم پر عمل کریں تو دنیا کے امن کو لاحق خطرہ ٹل جائے گا۔ اگر غانا کے باشندے (غانین) اپنے برے اطوار بدل لیں اور خدا کی طرف جھک جائیں تو ان کے مصائب کم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انھیں یقین ہے کہ خدا ہمیں زلزلہ قحط سالی اور افلاس سے نجات دلا دے گا بشرطیکہ ہم نیک اعمال بجا لائیں۔

علاقہ کے سرکٹ مشنری مسٹر ابراہیم بالتو نے مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے زور دیا کہ اعمالِ صالحہ کے بغیر صرف نمازیں پڑھ لینا انسان کے کام نہیں آئے گا۔ مسٹر بالتو نے زور دے کر کہا کہ وہ کام جو صحیح نیت سے کیا جائے گا۔ کامیابی لائے گا۔ آپ نے مسلمانوں کو بدی اور دیگر برے اطوار سے بچنے کی تلقین کی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ/امان اور یکم اپریل/شہادت ۱۳۶۳ ہش بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور اور کراچی میں خواتین کی مجالس سوال و جواب کی چند جھلکیاں

(۲)

عید میلاد النبیؐ کی تقریبات ایک لمحہ فکریہ:

اس سوال کے جواب میں کہ عید میلاد النبیؐ پر جب غیر از جماعت بہنوں کی طرف سے دعوت نامے آتے ہیں تو ہمیں اُن کی تقریبات میں شامل ہونا چاہیئے یا نہیں؟ حضور نے فرمایا۔ اس سوال کے پہلے حصّہ کا جواب یہ ہے کہ ضرور جائیں۔ شوق سے جائیں آپ کو ان مجالس میں شامل ہونا چاہیئے۔ آپ کو پتہ بھی چلے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا تصوّر کیا ہے اور آپ کا کیا ہے اور آپ کے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کتنے عظیم الشان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے متعارف کروایا ہے۔ جبکہ یہ لوگ ظاہری باتوں کو پکڑ کے بیٹھ گئے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہے پس اس سے بہت فائدے پہنچیں گے۔

جہاں تک اس سوال کے دوسرے حصّے کا تعلق ہے میں یہ کہوں گا کہ جب وہاں جائیں تو ان کی بدرسموں میں شامل نہ ہوں مثلاً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں حاضر ناظر ہیں جن معنوں میں خدا حاضر ناظر ہے یعنی جہاں بھی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے ہیں اور دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے فوراً ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ شرک ہی شرک ہے۔ انہوں نے دین کی خاطر شرک کو قبول کر لیا۔ یہ کوئی عام رسم نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسی بدرسم ہے جس میں شرک آ جاتا ہے اور رسمی قرآن خوانی کی نسبت زیادہ خطرناک ہے شرک سے کلیتہً پرہیز ضروری ہے۔

بعض غیر احمدی علماء بھی اس کو شرک سمجھتے ہیں۔ میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں جن میں لکھا ہے کہ انہوں نے مولود کے وقت کھڑے ہونے والوں سے سوال کیا کہ آپ جو حاضر ناظر مانتے ہیں تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہماری ہر حرکت دیکھ رہے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں جی ہر حرکت دیکھ رہے ہیں تو پھر اوّل تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہر وقت کھڑے رہنا چاہیئے اور باادب کھڑے رہنا چاہیئے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر وہ حاضر ناظر ہیں تو انسان کو بعض ذاتی حوائج پیش آتی ہیں مثلاً وہ غسلخانے بھی جاتا ہے اور بھی اسی قسم کی کئی ضرورتیں ہوتی ہیں تو اس وقت بھی نعوذ باللہ من ذالک۔ آپ یہ سمجھیں گے کہ رسول کریم دیکھ رہے ہیں ان معنوں میں جن معنوں میں انسان دیکھتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اس وقت بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ شرم کے مارے نظریں جھکا لیتے ہیں۔

یہاں تک لغویات کو پہنچا دیا گیا ہے تو لغویات کے ایک کنارے سے جب کوئی داخل ہوگا تو دوسرے کنارے تک ضرور پہنچے گا۔ اس چینل (CHANNEL) میں داخل ہو جائیں تو پھر نکل نہیں سکتا۔ واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے داخل ہی نہ ہوں۔ یہ محض لغو تصورات ہیں جنہوں نے اسلام کو داغدار کر دیا ہے۔ احمدیت نے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ کسی کے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ احمدیوں کو ان کو کہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے نہ یہ کہ دوسروں کی باتیں ماننے کے لئے۔ ان کو کہیں کہ یہ بات بنیادی عقیدہ میں داخل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں ہیں۔ توحید حقیقی کے قیام کی خاطر تو آپ نے ساری زندگی خرچ کر دی تو خدا کی توحید کے پیغام کو مرنے دیں اس سے بڑی بے وفائی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کا تقاضا یہ ہے کہ آپ نے توحید کا جو پیغام دیا ہے اس کو زندہ رکھیں اور ہر بات جو توحید پر حملہ آور ہو رہی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہو جائیں ہمیں جو طعنے دیتے ہیں۔ بے شک دیں لیکن ہم توحید کے پیغام کو بہر حال زندہ رکھیں گے۔

جنّوں کی حقیقت:

ایک دلچسپ سوال جو عموماً ہر مجلس میں ضرور اُٹھایا جاتا ہے وہ جنّوں کے متعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ کراچی میں بھی ایک بہن جنّوں کے متعلق جاننا چاہتی تھیں۔ حضور نے فرمایا:۔

قرآن کریم میں جنّوں کے وجود کا ذکر ہے تو وہ ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ نہیں ہیں لیکن جنّوں پر ایمان لانے کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ بعض وجود ہیں جو ایمانیات میں داخل ہیں۔ مثلاً ملائکہ ہیں ان پر ایمان کا ذکر ملتا ہے لیکن جنّوں پر ایمان کا قرآن کریم میں ذکر نہیں ملتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنّوں سے ایسا تعلق قائم نہ کریں کہ ان کی باتیں مانی جا رہی ہیں ان سے محبت کے مراسم پیدا ہو رہے ہیں بلکہ جیسے دنیا میں بہت سارے وجود ہیں پہاڑ ہیں، دریا ہیں۔ آپ ان کو مانتی ہیں اسی طرح سمجھ لیں کہ جنّ بھی کوئی مخلوق ہوگی۔ لیکن وہ جن بہر حال نہیں ہے جو مولوی قابو کر لیتا ہے جس سے دل رام کئے جاتے ہیں اور ان کی طرف بہت سی ایسی حرکتیں منسوب کی جاتی ہیں جن کا شرعاً کوئی جواز ہی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ایسے جن کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم میں جنات کی جو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں بکٹیریا بھی شامل ہیں۔ ان میں بڑے لوگوں کو بھی جن کہا گیا ہے۔ ان میں چھوٹے لوگوں کو "الناس" اور بڑے لوگوں کو "جنّ" قرار دے کر انہی اصطلاحوں میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں (CAPITALIST) سرمایہ دار اور عوامی طاقتیں الگ الگ ہو جائیں گی پھر ان لوگوں کو بھی جن کہا گیا ہے جو عوام الناس سے نہیں ملتے اور الگ ہو جاتے ہیں۔ سوسائٹی سے کٹ جاتے ہیں۔ پردہ دار عورتوں کو بھی جن کہا گیا ہے اور مخفی مخلوقات میں بکٹیریا (جراثیم) کے علاوہ عربی اصطلاح میں سانپ کو بھی جنّ کہا گیا ہے۔ چنانچہ ان معنوں میں عورتوں کا الگ ہونا بڑائی اور احترام کے لئے ہے۔ جس طرح بڑے لوگ اپنی عورتوں کو غیر اسلامی سوسائٹی میں بھی پردہ کراتے ہیں۔ ROYAL FAMILY شاہی خاندان میں بھی ایک خاص انداز کی چادر استعمال کی جاتی ہے جو احترام کا نشان ہوتی ہے۔ اگر اس میں تذلیل ہوتی تو آزاد سوسائٹیوں میں گھٹیا عورتوں سے پردہ کرایا جاتا اور رائل فیملی کی عورتیں بے پردہ پھرتیں لیکن یہاں معاملہ الٹ ہے۔ رائل فیملی کی عورتیں پردہ میں پھر رہی ہیں اور عام عورتیں بغیر پردہ کے۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ پردہ عزت و احترام کے خیال سے ہے۔ اس لئے عورتوں کو جو جنّ کہا تو معزز جنّ مراد ہیں۔ بُرے معنوں میں نہیں غرض عربی اصطلاح میں جن کے معنے ہیں مخفی مخلوقات، سانپ یا بلوں میں رہنے والی مخلوق پہاڑی قومیں جو عام طور پر میدانوں میں بسنے والوں سے الگ رہتی ہیں۔ ایسی قومیں جن میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ اور بغاوت کی روح پائی جاتی ہے۔ ایسی قومیں جو بڑی قوی ہوں اور بڑی شدید ہوں۔ جن میں جفاکشی کے مادے پائے جائیں جنّ کہلاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن جنّوں پر فتح دی گئی تھی۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وہ اسی قسم کی قومیں تھیں۔

پس قرآن کریم میں جنّ کے جتنے معنے ہیں وہ سب درست ہیں۔ لیکن جب عام طور پر معاشرہ میں جن کا سوال ہوتا ہے تو چونکہ اس سے مراد وہ جن ہوتا ہے جن کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں ملتا صرف مولوی کے تصوّر کی ایجاد ہے اس لئے ہم اس قسم کے جنّ کو نہیں مانتے۔

قسمت کی لکیریں یا مزاج کی تعبیریں:

کراچی کی ایک اور بہن کی طرف سے جتنا زیادہ مشکل اور علمی سوال تھا جواب اتنا ہی زیادہ دلچسپ، خیال افروز اور فکر انگیز تھا۔ سوال یہ تھا کہ علم نجوم سے کیا مراد ہے۔ نیز دست شناسی کی کیا حقیقت ہے؟

حضور نے فرمایا۔ علم نجوم کے ذریعہ آج کل دنیا میں بڑی بڑی معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔ (ASTRONOMY) علوم نجوم کے ذریعہ ساری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو سٹڈی کیا جا رہا ہے۔ اس حد تک تو علم نجوم درست ہے۔ مگر یہ کہنا کہ فلاں ستارے نے فلاں کی قسمت بنائی ہوئی ہے اور اس کی سٹڈی سے فلاں کی زندگی میں یہ یہ واقعات رونما ہوں گے۔ یہ سب گپ شپ ہے۔ اسی طرح ہاتھ دیکھ کر قسمت کا حال معلوم کرنا بھی محض گپ ہے۔ واقعتہً یہ تو ممکن ہے کہ ایک لکیر کی بناوٹ سے انسانی مزاج اور اس کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہو جس طرح پاؤں دیکھ کر عرب بھی قیافہ شناسی کیا کرتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس حد تک تو دست شناسی درست ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ ہاتھوں کی لکیروں میں قسمت بنی ہوئی ہے اور یہ یہ واقعات رونما ہوں گے۔ یہ سب گپیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ بعض بڑے بڑے مشہور نجومی تھے جو احمدی ہوئے تو انہوں نے اس پیشہ سے توبہ بھی کی اور خود اپنے قصے بھی سنائے کہ جو دست شناسی کیا کرتے تھے اصل حقیقت کیا تھی۔ وہ کہتے ہیں۔ ایک لمبے تجربے سے ہم انسانوں کا مزاج سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ بعض اتفاقات کا ہمیں علم ہے کہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ اگر ہم چار پانچ باتیں بیان کریں چار ان میں سے نہ ہوں پانچویں ہو گئی ہو تو اکثر۔ بیان کرنے والا چار کا ذکر نہیں کرتا۔ صرف پانچویں کا ذکر کرتا ہے اور نجومیوں کا خوب پروپیگنڈا ہوتا ہے کہ فلاں نجومی نے فلاں بات کی تھی وہ بالکل پوری ہو گئی۔ اور اس نے جو ساتھ دس گپیں ماری تھیں ان کو بیان کرنے والے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا ایک چسکا ہے کہ فلاں نے ایک واقعہ بیان کیا اور وہ اسی طرح ہوا۔ تو احمدی نجومیوں کا یہ کہنا تھا۔ کہ انسانی فطرت کی ان ساری کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر نجومی کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں سے کچھ نہیں پڑھتے۔

ایک اندازہ، ایک حقیقت:

فرمایا ایک دفعہ لندن یونیورسٹی میں ہم ایک جگہ ایک پارٹی میں جمع تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء کا ایک بڑا دلچسپ ACADEMIC (اکیڈیمک) اجتماع تھا۔ میں بھی وہاں گیا ہوا تھا۔ طلبہ سے باتوں باتوں میں پامسٹری (دست شناسی) کے متعلق بات شروع ہو گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ پامسٹری ہے تو گپ شپ۔ لیکن اس کے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی بڑے اچھے اچھے اندازے لگائے۔ اس نیت سے اگر تم مجھے ہاتھ دکھانا چاہتے ہو تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں ایسے اندازے تمہیں بتاؤں گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے اور یقین ہو جائے گا کہ بغیر لکیروں کے بھی انسان FEATURES کو کسی حد تک پڑھ سکتا ہے۔ ایک صاحب تھے جو بعد میں بی بی سی کے ایک بڑے افسر بنے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دکھایا۔ میں نے ان کا ہاتھ دیکھ کر کہا کہ آپ کی شادی شدہ زندگی نہایت تلخ گزرے گی۔ یہاں تک کہ بہت دکھوں میں آپ مبتلا رہیں گے۔ آپ کو پہلی تسکین جو نصیب ہو گی وہ تقریباً پچپن سال میں ہو گی۔ اس وقت تک آپ کی زندگی بڑی تلخ گزرے گی۔

ایک مدت کے بعد جب میں ۱۹۷۸ء میں لندن گیا۔ آصفہ بھی میرے ساتھ تھیں غوری صاحب کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ میرے کسی دوست نے ان صاحب کو بتا دیا کہ میں لندن آیا ہوا ہوں۔ اس نے غوری صاحب سے بار بار پتہ کیا۔ غوری صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں۔ بار بار فون آ رہے ہیں۔ بی بی سی میں ہیں۔ پہلے تو مجھے یاد نہیں تھا۔ پھر خیال آیا کہ وہی صاحب ہوں گے جنہوں نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ چنانچہ فون پر ان سے بات ہوئی وہ کہنے لگے آپ تو کہتے تھے کہ پامسٹری میں کچھ نہیں ہے لیکن آپ نے جو میرے متعلق خبر دی تھی وہ تو سو فیصدی سچی نکلی۔ بتائیں کس طرح پتہ لگایا تھا آپ نے؟ میں نے کہا ہوا کیا؟ کہنے لگے وہی ہوا جو آپ نے کہا تھا۔ میں نے بڑی تلخ زندگی گزاری اور اب میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ مگر یہ بتائیں آپ نے کیسے اندازہ لگایا تھا۔ میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں آپ کا مزاج سمجھتا تھا آپ نہایت اچھی اور نفیس طبیعت کے آدمی ہیں لیکن آپ جو گرل فرینڈ ساتھ لائے تھے۔ جس کے متعلق نظر آتا تھا کہ آپ اس کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں وہ ایک CRUDE قسم کی عورت تھی اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے تمہیں ATTRACT کر رہی تھی لیکن دو تین باتوں سے اندازہ ہو گیا کہ وہ مزاجاً تمہارے ساتھ چل ہی نہیں سکتی۔ چند دن کی لذتیں ہیں جو ختم ہو جائیں گی۔ لیکن پھر جب مزاج زندہ رہتا ہے یعنی رفاقت کا مزاج تو وہ اصل چیز ہے۔ جسمانی حسن تو کچھ عرصہ کے بعد ماند پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ جب یہ کشش ختم ہو جائے تو آپ جیسے نفیس آدمی کے لئے ایسی CRUDE عورت کے ساتھ رہنا جہنم بن جائے گا۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ آپ پچپن سال کی عمر میں طلاق دے دیں گے۔ میں نے تو یہ اندازہ لگایا تھا کہ بوڑھے ہو کر آہستہ آہستہ چین آ ہی جائے گا۔ آپ گزارہ کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا خیر یہ بات پھر طلاق کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔

یہ میں نے مثال اس لئے دی ہے کہ ایک اندازہ ہو جاتا ہے کچھ ہاتھوں کی طرز انسان کا مزاج بتا دیتی ہے۔ بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بعض ہاتھوں کی شکلیں بدل جاتی ہیں جن سے بیماریوں کی بھی تشخیص ہو جاتی ہے۔ مثلاً LUNGS کمزور ہوں تو ہاتھ کی ایک خاص قسم کی شکل بن جاتی ہے۔ آنکھوں پر بھی بیماریوں کے اثر پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آج کل جرمنی میں باقاعدہ ایک سائنس DEVELOP ہو رہی ہے جو ایلوپیتھی طریق علاج میں مدد دے رہی ہے۔ ڈاکٹر صرف آنکھوں کا رنگ دیکھتے ہیں اور بیماری کی تشخیص کر دیتے ہیں۔ یہ محض ذہانت ہے جو خبر دیتی ہے۔ لکیریں خواہ مخواہ بہانہ بنا ہوا ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر اسے پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

شادی میں ڈھولک بجانا منع نہیں

ایک خاتون نے حضور سے پوچھا کیا شادی میں ڈھولک بجانے کی اجازت ہے فرمایا کیوں نہیں۔ شادی میں ڈھولک جتنی چاہیں بجائیں یہ منع نہیں ہے گانا بھی گائیں۔ آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہیئے لیکن ایسے مواقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں۔ ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں۔ کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنا دیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گی لیکن اسلام نے جس حد تک خوشی کا اظہار رکھا ہوا ہے اس میں منع نہیں کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی بچیاں دف بجا رہی تھیں جو ڈھولک ہی کی ایک قسم ہے اور گیت گا رہی تھیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں کی بلکہ پسند فرمایا۔ آپ کے ساتھ مرد بھی تھے انہوں نے بھی سنا۔

فرمایا اس سے قبل مسجد مبارک ربوہ میں بھی ایک سوال ہوا تھا۔ وہاں بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ اگر عورت کی آواز میں پاکیزہ گیت گایا جا رہا ہو اور اس کے نتیجہ میں شر پیدا نہ ہوتا ہو تو کہاں منع کیا ہوا ہے خدا نے۔ اگر عورت کی آواز سننا منع ہے تو مرد کی بھی منع ہونی چاہیئے۔ وہ عورت کے دل میں تحریک پیدا کرے گی۔ پس اگر اشعار صاف اور پاکیزہ ہیں مثلاً درثمین کی نظمیں ہیں اس کے نتیجہ میں گند پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ محض لغو بات ہے۔ اگر ڈھولک بجانے کی بات اور ہے لیکن اس میں بھی اگر اس قسم کے گیت گائے جائیں۔ جن سے معاشرہ میں گند نہ پھیلے تو جائز ہے لیکن ڈھولک پر گندی گالیاں دینا اور شہنیاں دینا لغویات ہیں ان کو آپ اختیار نہ کریں عام گیت چھیڑ چھاڑ کے۔ پیار کی باتیں ہیں مذاق بھی ہوتے ہیں جائز ہیں اس میں گندگی اور غلاظتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

قوتیدگی پر کھانا بانٹنے کی رسمیں

لاہور کی طرح کراچی میں بھی خواتین کی مجلس سوال و جواب میں قوتیدگی کی رسموں کا کئی بار ذکر ہوتا رہا۔ چنانچہ اس مسئلہ کے متعلق ایک بہن نے یہ سوال کیا کہ کسی کے فوت ہونے پر گھر والوں کو کھانا کھلانے کا جو رواج ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

حضور نے فرمایا قوتیدگی میں کھانا بانٹنے کا تصور بالکل لغو بے معنی اور بے جوڑ بات ہے سوائے اس کے کہ صدقہ دے کوئی۔ اور آپ کسی کے مرے ہوئے کا صدقہ تو نہیں کھائیں گی اس لئے ظاہر بات ہے کہ آپ اس کو رد کر دیں گی۔ اگر لوگ یہ کہیں کہ اس کے کھانے سے فوت ہونے والے کو ثواب پہنچتا ہے۔ تو یہ ایک بیہودہ اور لغو رسم ہے جس کا شریعت میں کوئی بھی جواز نہیں ہے۔ اس لئے بھی اس کو رد کر دیں۔ ویسے بھی نامناسب بات ہے۔ دکھ کے موقع پر کھانے تقسیم کرنا ایسی بے ہودہ رسم ہے کہ اس کو توڑنا چاہیئے۔

جس کا کوئی فوت ہو جائے۔ اس کا لوگوں میں کھانا تقسیم کرنا بے معنی اور لغو بات ہے اس سے پرہیز کریں۔ نہ ایسے کھانے کھائیں۔ نہ ایسی حرکت کریں۔ جو فوت ہو جاتا ہے چند دن ایسے آتے ہیں کہ ان دنوں میں ملنے والے بہت، تعزیت والے بہت۔ انتظام کی مشکلات اور بسا اوقات فوت ہونے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے نقدی پیچھے نہیں چھوڑی ہوتی۔ اس وقت ان کے بچوں یا بیویوں کے لئے پیسے مانگنا اور گھر کے اخراجات چلانا یہ مزاج کے خلاف بات ہے اس لئے وہ کھانا تعاون باہمی کا ایک اظہار ہے اگر دکھاوے سے پاک ہو۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسموں کے بہت خلاف تھے انہوں نے اس خیال سے ایک نظم لکھی جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

نہ غم کے عذر سے زردے پلاؤ فرنیاں آئیں

یعنی میں جب مروں تو مجھے اس ظلم سے باز رکھنا کہ غم کے بہانے تم بڑی بڑی پرتکلف دعوتیں بھیج رہے ہو۔ مناسب کھانا جو ایسے موقعوں کے لئے مناسب ہو۔ بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور بعض دفعہ ہم چاول بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں اس لئے کہ ان دنوں بعض بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے کام آ جائیں اور کچھ دن کے بعد اگر کچھ میٹھا بھی بھیج دیں تکلف سے پاک رہ کر تو منع نہیں ہے۔ لیکن جہاں بھی یہ رسمیں تکلف میں داخل ہو جائیں گی اور سوسائٹی پر بوجھ بن جائیں گی وہاں منع کرنا پڑے گا اس لئے حدِ اعتدال میں رہا کریں۔ اصل تعلیم اسلام کی حدِ اعتدال ہے جب نظام کی طرف سے دخل دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ حدِ اعتدال کو توڑنے کی وجہ سے دیئے جاتے ہیں۔ اگر آپ مناسب حد تک محض تعاون باہمی اور ہمدردی کے طور پر اور ان لوگوں کو انتظامی مصیبتوں سے نجات دینے

کے لئے چند دن ریا سے پاک رہ کر مخفی طور پر کھانے بھجوائیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر مجمع سج کر جائیں اور پتہ ہو کہ فلاں کے گھر سے آرہے ہیں تو پھر ریاکاری پیدا ہوگی اس سے بچنا چاہیئے۔

خلیفۂ وقت سے پردہ ضروری ہے

کیا خلیفۂ وقت سے پردہ ضروری ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا خلیفۂ وقت سے پردہ نہ کرنے کا یہ عذر کہ وہ روحانی باپ ہوتا ہے درست نہیں۔ پردے کی مختلف قسمیں ہیں ایک ہے چہرہ ڈھانپنا اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا یہ پردہ ہر ایک سے ضروری ہے خلیفۂ وقت سے بھی ضروری ہے۔ لیکن گھر کے ماحول میں جس طرح بعض عزیز آتے رہتے ہیں۔ ان سے یہی پردہ کافی ہے یعنی اپنے آپ کو ڈھانک کے رکھنا اور چہرہ چھپانا ان سے ضروری نہیں ہوتا۔ ہم گھروں میں بے پردگی کی اجازت نہیں دیتے بلکہ ریلیکس RELAX پردہ اس خیال سے کہ وہاں ماں باپ بھی موجود ہوتے ہیں کسی قسم کے خطرات نہیں ہوتے اور روزمرہ کا آنا جانا ہے وہاں برقع سمیٹ کر کہاں تک بیٹھا جا سکتا ہے اس لئے وہ بھی پردہ ہی ہے۔ لیکن پردے کی نرم قسم ہے اس کی اجازت دی جاتی ہے خلیفۂ وقت کے سامنے جب آپ آتی ہیں یا اپنے کسی اور بزرگ کے سامنے جاتی ہیں تو اس وقت نرم پردہ کرنا منع نہیں ہے لیکن پردے کی روح کو بہر حال قائم رکھنا چاہیئے۔ یہ بات ہے جسے آپ ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسی بچیاں ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت کے سامنے اسی طرح بے تکلفی سے بیٹھ جاتی ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھی ہوتی ہیں۔ اُن میں بہت زیادہ مین میخ کرنا دخل اندازی کرنا مناسب نہیں ہوتا حسب حالات سمجھ آجاتی ہے۔ انسان کو کہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ مگر اصولی تعلیم یہی ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہیئے چہرہ کی RELAXATION خلیفۂ وقت کے علاوہ بھی ہے اور مناسب ماحول میں اگر یہ RELAXATION ملے تو منع نہیں۔ لیکن جو عورتیں پورا پردہ کرتی ہیں ان کو میں نے کبھی منع نہیں کیا۔ نہ حضرت مصلح موعودؓ اور خلیفۂ ثالثؒ نے کبھی منع کیا تھا۔ بعض بچیاں سمٹ کر بیٹھتی ہیں مجھے خوشی ہوتی ہے جو یہاں پابندی کرتی ہیں وہ باہر جا کر اور بھی زیادہ کرتی ہوں گی۔

صدقۂ جاریہ کی حقیقت

اس سوال پر کہ کسی فوت شدہ عزیز کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے۔ حضور نے جواب دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں نیکیاں کرتا ہو۔ اُن کو اس کی مدت کے بعد بھی جاری رکھنا جائز ہے اگر زندگی میں قرآن نہیں پڑھتا مرنے کے بعد اسے بخشوایا جائے تو یہ لغویات ہے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں صدقہ و خیرات بہت کیا کرتی تھی اور اس کی خواہش تھی کچھ دینے کی لیکن اس سے پہلے فوت ہوگئی تو میرے لئے کیا حکم ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طرف سے صدقہ دو۔ اُس کا ثواب خدا تعالےٰ اس کو دے گا یعنی وہ نیکی کی نیت کرنے والی تھیں۔ لیکن موت حائل ہوگئی۔ اب اس کو جاری رکھنا منع نہیں۔ اسی لئے جماعت میں اپنے بزرگوں کی طرف سے چندے دینا جائز سمجھا جاتا ہے اور اس کو کثرت سے رواج دیا جاتا ہے چنانچہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی طرف سے چندے دیتے ہیں اس لئے کہ وہ دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ نادہند کا چندہ میں دینا شروع کردوں اس کا اُسے ثواب ملے گا تو یہ لغویات ہے ایک آدمی خود تو ساری عمر چندہ نہ دیتا ہو اور اس کا بچہ مخلص بن جائے اور کہے میں اپنے باپ کے چندے پورے کروں گا تو وہ اسی بچہ کے نام لگیں گے اس کے نادہند بزرگ کے نام نہیں لگیں گے تو جواز اس بات کا ہے کہ کسی سے جو نیکی ثابت ہو خصوصاً جو منفعت بخش نیکی ہو اس کو آگے جاری رکھنا جائز ہے اور اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

خدا کے سوا کوئی بھی کسی کو جنتی نہیں بنا سکتا

کراچی کی ایک نیاز جماعت خاتون نے یہ سوال کیا کہ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے سارے جنتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ہر چیز میں غلو نقصان پہنچاتا ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ بنائیں کہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہر آدمی جنتی ہوگا تو عملاً یہ عقیدہ بن جائے گا کہ مجلس کارپرداز جو CERTIFICATE جاری کرتی ہے وہ گویا جنت کا پروانہ ہوتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ ہم اس پر ہرگز یقین نہیں رکھتے۔ بہشتی مقبرہ اصل وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آسمان پر قائم کیا جا رہا ہے تاہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظام وصیت میں جو شخص پورے اخلاص سے شامل ہوتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس پر قائم رہتا ہے اور وصیت کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے متعلق یہ خوشخبری ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے محروم بھی رہ جائیں گے تب بھی جنتی ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص بظاہر اس قربانی کی روح کے ساتھ آگے آتا ہے اور اپنی آمد ہی صحیح نہیں بتاتا اور دنیا کے علم کے مطابق نہیں پکڑا جاتا تو آپ کس طرح کہہ سکتی ہیں کہ وہ بہشتی ہے پس یہ نیک اعمال ہیں جو کسی کو بہشتی بناتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی دھوکا دے کر نظام وصیت میں داخل ہو جائے وہ بظاہر GATE CRASH کر جائے گا لیکن خدا کو وہ GATE CRASH نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایسا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے خدا پر حسن ظن رکھتے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ شخص جس کو ساری عمر قربانی کی ایک غیر معمولی توفیق ملی اور اللہ تعالےٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی۔ ہم امید کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا اور غالب امید ہے کہ وہ جنت میں جائے گا۔ لیکن دنیا میں کسی انسان کا فیصلہ خواہ وہ کسی مقام کا بھی ہو جب تک خدا سے خبر نہ دے وہ کسی کو جنتی نہیں بنا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب سہ ماہی امتحانات انصار اللہ

بابت سال ۱۹۸۴ء/۱۳۶۳ہش

تمام زعماء اور زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں ۱۹۸۴ء/۱۳۶۳ہش کے دوران مرکزی سہ ماہی امتحانات کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

امتحان سہ ماہی اوّل - بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ — ربع سوم و چہارم
۲۔ کتاب انفاق قدسیہ — از ص۱ تا ص۵۰
۳۔ کتاب بنیادی نصاب — از ص۱ تا ص۷۳ نیا ایڈیشن، ص۸۱ پرانا "

امتحان سہ ماہی دوم - بتاریخ ۲۹ جون ۱۹۸۴ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۵ — ربع اوّل
۲۔ کتاب انفاق قدسیہ — از ص۵۱ تا ص۹۸
۳۔ کتاب بنیادی نصاب — از ص۷۴ تا ص۱۳۲ نیا ایڈیشن، ص۸۲ تا ص۱۳۹ پرانا "

امتحان سہ ماہی سوم - بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۴ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۵ — ربع دوم
۲۔ کتاب انفاق قدسیہ — از ص۹۹ تا ص۱۴۴
۳۔ کتاب بنیادی نصاب — از ص۱۳۳ تا ص۲۲۳ نیا ایڈیشن، از ص۱۴۰ تا آخر پرانا "

نوٹ:۔ مطالعہ کے لئے مقررہ کتب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔ کتاب انفاق قدسیہ کی قیمت تیس روپے فی نسخہ ہے۔

۲۔ کتاب بنیادی نصاب دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ سے طلب فرمائیں۔ قیمت فی نسخہ چھ روپے ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبیؐ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوال: یتیم پوتے کے ترکہ کے بارے میں اسلام کا مؤقف کیا ہے۔ اور کیا فقہ احمدیہ حنفیہ میں اسی صحیح مؤقف کو اختیار کیا گیا ہے؟

جواب: قادیان دارالامان میں غالباً یہ ۱۹۴۴-۴۵ء کی بات ہے حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے مجلسِ عرفان میں جو مسجد مبارک میں منعقد ہوتی تھی ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ

"یتیم پوتے کے ورثہ کے بارے میں تحقیق ہونی چاہیئے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے ایک مضمون ترتیب دیا جس میں دونوں مؤقف کہ "یتیم پوتا" چچا کی موجودگی میں وارث ہوتا ہے یا وارث نہیں ہوتا" کے الگ الگ دلائل بیان کئے۔ جب یہ مضمون مرتب کر کے خاکسار نے حضور کی خدمت میں بھجوایا تو حضور نے اشاعت کی غرض سے اسے الفضل میں بھجوا دیا۔

غالباً یہ غرض تھی کہ کہ جماعت کے اور دوست بھی اس کے حق میں یا خلاف لکھنا چاہیں تو لکھیں۔ جہاں تک خاکسار کو یاد ہے محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے اس رائے کے حق میں لکھا تھا کہ پوتا چچا کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا اور وہ محروم الارث ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے مضامین بھی الفضل میں شائع شدہ ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مؤقف یہ تھا کہ یتیم پوتا وارث ہے اور اس کے محروم ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے اس سلسلہ میں ایک بار یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر سابقہ فرقوں کے علماء میں سے کسی کا یہ مؤقف مل جائے کہ یتیم پوتا چچوں کی موجودگی میں وارث ہو سکتا ہے تو پھر میں اس کے وارث ہونے کا فیصلہ دے دوں گا۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود اسلام کے فرقوں کے کسی عالم کا ایسا قول نہ مل سکا۔

اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی موجود ہے: جو یہ ہے۔

سوال: عرب صاحب نے سوال کیا کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا کہ شریعت اسلام میں پوتے کے واسطے کوئی حصہ وصیت میں نہیں ہے۔ ایک شخص کا پوتا اگر یتیم ہے تو جب یہ شخص مرتا ہے تو اس کے دوسرے بیٹے حصہ لیتے ہیں اور اگرچہ وہ یتیم بھی اس کے بیٹے کی اولاد ہے مگر وہ محروم رہتا ہے؟

جواب: حضرت اقدس نے فرمایا:

کہ "دادے کو اختیار ہے کہ وصیت کے وقت اپنے پوتے کو کچھ دے دے۔ بلکہ جو چاہے دے دے۔ اور باپ کے بعد وارث بیٹے قرار دیئے گئے ہیں کہ تا ترتیب بھی قائم رہے۔ اور اگر اس طرح نہ رکھا جاتا تو پھر ترتیب ہرگز قائم نہ رہتی، کیونکہ پھر لازم آتا ہے کہ پوتے کا بیٹا بھی وارث ہو جاوے اور پھر آگے اس کی اولاد ہو تو وہ وارث ہو۔ اس صورت میں دادے کا کیا گناہ ہے۔ یہ خدا کا قانون ہے اور اس سے حرج نہیں ہوا کرتا۔ ورنہ اس طرح تو ہم سب آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اور جس قدر سلاطین ہیں وہ بھی آدمؑ کی اولاد ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ سب کی سلطنتوں سے حصہ بٹانے کی درخواست کریں۔ چونکہ بیٹے کی نسبت سے آگے پوتے میں جا کر کمزوری ہو جاتی ہے اور آخر ایک حد پر آ کر تو برائے نام رہ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ اس طرح کمزوری نسل میں اور ناطہ میں ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ قانون رکھا ہے۔ ہاں ایسے سلوک اور رحم کی خاطر خدا تعالیٰ نے ایک اور قانون رکھا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے:

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

(نساء: ۹)

(یعنی جب ایسی تقسیم کے وقت بعض خویش و اقارب موجود ہوں اور یتیم اور مساکین، تو ان کو کچھ دیا کرو) تو وہ پوتا جس کا باپ مر گیا ہے وہ یتیم ہونے کے لحاظ سے زیادہ مستحق اس رحم کا ہے۔ اور یتیم میں اور لوگ بھی شامل ہیں جن کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے کسی کا حق ضائع نہیں کیا مگر جیسے جیسے رشتہ میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے، حق کم ہوتا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۹۷-۲۹۸)

قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان نے فیملی لاز کمیشن قائم کیا تھا اس کمیشن نے جو سوالنامہ مرتب کیا اس میں پوتے کی وراثت کا سوال بھی تھا اور یہ سوالنامہ جماعت کو بھی بھجوایا گیا تھا۔ جماعت نے حضورؓ کے ارشاد پر ایک کمیٹی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے اس بارہ میں جو سوال اور اس کا جواب مرتب کیا اور جسے حضور کی توثیق بھی حاصل تھی، اسکی عبارت یہ تھی:

سوال: کیا قرآن مجید میں کوئی نصِ صریح موجود ہے یا کسی صحیح حدیث میں یہ تعلیم ملتی ہے کہ یتیم پوتے پوتی یا نواسے نواسی کو بہرحال محروم الارث کر دیا جائے؟

جواب: کوئی نصِ صریح یتیم پوتے وغیرہ کی توریث یا عدمِ توریث کی موجود نہیں، لیکن معروف تعامل ہمیشہ یہی رہا ہے۔ تمام فقہا اس پر متفق ہیں۔

اگر قرآن مجید کے حکمِ وصیت پر عمل کیا جائے تو کوئی یتیم پوتا پوتی وغیرہ محروم الارث نہیں رہ سکتا۔ اور اگر دادا کسی اتفاقی حادثہ کی وجہ سے وصیت نہ کر سکے تو قاضی ۱/۳ ترکہ تک ایسے یتامیٰ کو دلا سکتا ہے بشرطیکہ دیگر ورثاء کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض سابقہ علماء نے بھی آیت

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ

الآیہ کی رو سے غیر از نصاب رشتہ داروں کے حق میں وصیت کو فرض قرار دیا ہے۔"

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۵۶ء)

اب اسی موقف کے مطابق فقہ احمدیہ حنفیہ میں بھی دفعات ترتیب دی گئی ہیں، جو یہ ہیں:

"کوئی نصِ صریح یتیم پوتے وغیرہ کی توریث یا عدمِ توریث کی موجود نہیں۔ البتہ معروف تعامل یہی رہا ہے کہ چچوں کی موجودگی میں یتیم پوتا وغیرہ اپنے دادا کا وارث نہیں ہوتا۔ تاہم اگر قرآن مجید کے حکم وصیت پر عمل کیا جائے تو کوئی یتیم پوتا پوتی وغیرہ محروم الارث نہیں رہ سکتے۔ اور اگر دادا کسی اتفاقی حادثہ سے وصیت نہ کر سکے تو قاضی ۱/۳ ترکہ تک ایسے یتامیٰ کو دلا سکتا ہے بشرطیکہ دیگر ورثاء کو نقصان نہ پہنچے۔"

(فقہ احمدیہ حنفیہ صفحہ ۱۴۰)

---

[1] مثلاً اس کے باپ کو میراث میں سے جو حصہ ملتا وہ کم ہو، اس سے جو اسے وصیت کی صورت میں مل رہا ہے۔ گویا اصول یہ ہوا کہ وصیت اس کے میراث کے حصہ سے زیادہ نہ ہو۔

واللہ اعلم

استغفار کس طرح کیا جائے

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی۔ مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ خوب یاد رکھو لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلبوا العلم فی المھد الی اللحد

(حدیث نبوی)

حصول علم میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کردار

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ خلفائے جماعت احمدیہ بھی جماعت احمدیہ کو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ملک کی واحد یونیورسٹی ہے جو ان لوگوں کے لئے جو باقاعدہ تعلیم کی عمر سے گزر چکے ہیں یا کسی وجہ سے باقاعدہ تعلیم کے حصول سے قاصر ہیں کو بذریعہ خط و کتابت، ریڈیو اور ٹیلیویژن کی وساطت سے ایف۔اے اور بی۔اے کے امتحانات پاس کرواتی ہے۔ حکومت پاکستان اس کی سندات اور ڈگریوں کو دوسری یونیورسٹیوں کے برابر تسلیم کرتی ہے۔ ایف اے کیلئے مکمل کورسز اور بی کے لئے آٹھ مکمل کورس کرنا پڑتے ہیں۔ جن میں اسلامیات لازمی اور مطالعہ پاکستان لازمی پاس کرنا ضروری ہیں۔ اور یہ ایک کورس کے برابر تسلیم ہوتے ہیں۔

چھ ماہ کا ایک سمسٹر ہوتا ہے۔ ایک سمسٹر میں دو کورس مکمل لینے کی اجازت ہے نصابی کتب یونیورسٹی بلاقیمت مہیا کرتی ہے۔ گھر پر چار مشقیں حل کر کے اپنے استاد کو بھجوانا ضروری ہیں۔ یونیورسٹی استاد کے نام اور پتہ سے آپ کو آگاہ کرے گی۔ ان مشقوں میں ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہیں چھ ماہ بعد باقاعدہ ایک پرچہ ۳ گھنٹے کا کسی امتحانی مرکز میں دینا ہوگا۔ اس پرچہ میں ۴۰ فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والا اس کورس میں کامیاب قرار دیا جاتا ہے

اگلے سمسٹر میں آپ پھر دو کورس مکمل کرتے ہیں۔ اس طرح آپ تین سمسٹروں میں ایف اے اور چار سمسٹروں میں بی۔اے کر سکتے ہیں۔ کوئی کورس لازمی نہیں ہے فارم داخلہ اور ضروری معلومات اپنا نام پتہ لکھا لفافہ اور ایک روپیہ کے ڈاک کے ٹکٹ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ داخلہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

بی۔اے کے ایک مکمل کورس کی فیس ۱۰۵ روپے اور نصف کورس کی فیس ۵۵/- روپے ہے جبکہ ایف اے کے ایک مکمل کورس کی فیس ۹۰ روپے اور نصف کورس کی فیس ۴۵ روپے ہے۔ مبلغ ۲۰ روپے رجسٹریشن فیس پہلی بار داخلہ کے وقت ادا کرنا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں الیکٹریکل وائرنگ اور اللسان العربی کے کورس بھی تیار کرائے جاتے ہیں۔ الیکٹریکل وائرنگ کورس کی فیس ۱۲۰/- روپے اور اللسان العربی کی فیس ۶۰ روپے ہے۔ بڑے شہروں میں جز وقتی راہنمائی کے لئے کلاسیں جاری ہیں جن میں شرکت ضروری نہیں ہے۔ بلا کسی اضافی فیس کے ان کلاسوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایف اے کے امتحان کے لئے میٹرک پاس ہونا اور بی۔اے کے امتحان کے لئے ایف اے پاس ہونا ضروری ہے۔ آئندہ سمسٹر کے لئے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۶ فروری ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ مزید معلومات کے لئے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد یا اسکے علاقائی دفاتر نیز خاکسار سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد ظہیر الدین احمد گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بک سٹال نزد ریلوے سٹیشن لاہور

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم اشرف علی چوہدری کی دعوت ولیمہ ۲۸/۸/۸۴ بروز ہفتہ میرے مکان ۵/۱۳ دارالرحمت غربی میں ہوئی۔ جن کا نکاح عزیزہ روبینہ بشیر بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب فیصل آباد کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپیہ مہر پر مکرم و محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۷/۸/۸۴ کو ۸۔۷۷ پیپلز کالونی میں پڑھا اور اسی روز رخصتی ہوئی۔ دعوت ولیمہ میں حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت شمولیت فرما کر برکت بخشی۔

حضور اقدس کے علاوہ بزرگوں، معزز مہمانوں، خواتین و احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب سے استدعا ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے، جانبین کے تعلقات کی بہتری اور نیک صالح، خادم دین اولاد کے لئے دعا سے نواز کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(چوہدری فرزند علی ۵/۱۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

"تنزانیہ" (بقیہ صفحہ اوّل)

اس جلسہ سالانہ میں مردوں کے علاوہ مستورات کے اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے۔ ان کے لئے الگ پردے کا انتظام تھا جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعت احمدیہ بشورہ نے مہمانوں کے قیام و طعام کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ تمام کارروائی مسجد احمدیہ فضل بشورہ کے باہر ایک پلاٹ میں منعقد کی گئی اور تمام کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نشر ہوتی رہی۔"

اس جلسہ سالانہ کی تیاری اور کامیابی کے لئے جن کارکنوں اور مبلغین اور افراد نے دن رات کوشش کی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرسلہ۔ وکالت تبشیر)

اخبار "دی ایکو" (بقیہ صفحہ اوّل)

سنگ بنیاد کی تقریب آسٹریلیا کی روحانی اور مذہبی دریافت کا آغاز ہے۔

اس دن کا اس دن سے موازنہ کرتے ہوئے جبکہ کیپٹن جیمز کک نے آسٹریلیا کو دریافت کیا تھا۔ خلیفہ نے فرمایا۔ احمدیہ جماعت جغرافیائی اور سیاسی فتح کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی نہ وہ مذہب میں کسی قسم کے جبر کی روادار ہے بلکہ اس کا عظیم منصوبہ لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا ہے

امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔ اسلام کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ یہ ایسی جنگ ہے جو دلائل و براہین سے لڑی جاتی ہے ظاہری ہتھیاروں سے نہیں۔ خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید۔"

بانی جماعت احمدیہ کی ایک سو سال قبل کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے سربراہ جماعت احمدیہ نے متنبہ کیا کہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے کہ تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام۔ اور تمام حربے ناکام ہوں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ جو نہ ناکام ہوگا نہ کند ہوگا جب تک کہ باطل کی تمام قوتوں کو پامال نہ کر دے۔"

(دی ایکو THE ECHO ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء غانا)

"غانین ٹائمز" (صفحہ اوّل سے آگے)

علاقہ کے چار افراد پر مشتمل تین خواتین میڈم فاطمہ قاسمہ۔ محترمہ امینہ مادواہ۔ محترمہ عدلیہ بوشیکے اور مسٹر صالح ڈریی کو شاندار کارکردگی کی بنا پر قرآن پاک کے نسخے بطور تحفہ عطا کئے گئے۔"

("غانین ٹائمز" ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی منیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں۔ اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(عباد اللہ گھمن منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ولادت

● اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۱ جنوری ۱۹۸۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شعیب احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود میاں محمد شریف صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ کا پوتا اور مولوی بشیر احمد صاحب (درویش) بانگردی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بیٹے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرما دے اور خادم دین بنائے اور ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین۔ (ادریس احمد قمر درد منزل ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

● مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۳ء کو خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے بیٹے کا نام عمر ادریس تجویز ہوا ہے۔ نومولود مولوی محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کا پوتا اور حاجی محمد ابراہیم خلیل صاحب مرحوم کا نواسا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو لمبی اور صحت والی عمر دے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(محبوب ادریس بقاپوری کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۵۶

میں فضل بی بی زوجہ محمد صادق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ حق مہر -/۱۲۰۰ روپے بذمہ خاوند
۲۔ نقدی مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

مہر میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ

فضل بی بی زوجہ چوہدری محمد صادق صاحب بمقام کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار محمد رفیق صاحب (ریٹائرڈ) زعیم انصار اللہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۴۵۷

میں عبد الجبار ولد محمد عاشق صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ساٹھ سال بیعت ۲۰/۴/۳۴ ساکن سراج پورہ جھگیاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۲۲/۴/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک کمرہ مالیتی بیس ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد

عبد الجبار مکان نمبر ۲۷ گلی نمبر ۷ سراج پورہ جھگیاں شالامار ٹاؤن لاہور
گواہ شد نمبر ۱ ایس ایم ندیم حیات ولد ایس ایم سلیم حیات ایڈووکیٹ شالامار ٹاؤن لاہور
گواہ شد نمبر ۲۔ خوشی محمد ولد چوہدری شیر ولی صاحب خضر آباد شالامار ٹاؤن لاہور

مسل ۲۵۴۵۸

میں ثریا ناصر زوجہ ناصر احمد صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گیارہ ایف وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زرعی زمین آٹھ بیگھے مالیتی -/۸۰۰۰ روپے واقع موضع ٹانڈو گجر ضلع لاہور
۳۔ زیورات طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے کل جائیداد -/۹۰۰۰ روپے

مہر میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں مبلغ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

ثریا ناصر ایف گیارہ وحدت کالونی لاہور
گواہ شد نمبر ۱ گلزار احمد صاحب ولد صوبیدار شہاب الدین صاحب وصیت ۱۷۳۶۰
گواہ شد نمبر ۲ ناصر احمد ولد چوہدری علم الدین خاوند موصیہ

مسل ۲۵۴۵۹

میں مریم بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن مسعود آباد سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ زیورات طلائی دو تولہ اور چاندی ۲۰ تولہ موجودہ قیمت -/۵۰۰ روپے جو کہ فروخت کر چکی ہوں لیکن انشاء اللہ حصہ ادا کر دوں گی۔
۲۔ حق مہر شادی کے وقت ہی وصول کر لیا تھا

اس وقت مجھے مبلغ پانچ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ

مریم بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب مکان ۵۵۱/۲ مسعود آباد فیصل آباد
گواہ شد نمبر ۱ مظفر حسین صاحب فیصل آباد وصیت ۲۳۱۵۰
گواہ شد نمبر ۲ ماسٹر عبد العزیز صاحب فیصل آباد وصیت ۱۳۱۷۶

نصاب مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ

۱۹۸۴ء میں ہونے والے اطفال کے مرکزی امتحان کا نصاب یہ ہوگا:۔

(۱) امتحان ستارۂ اطفال:
کتابچہ ستارۂ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات (ص۵ تا ص۲۲)

(۲) امتحان ہلالِ اطفال:
کتابچہ ہلالِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۳۶

(۳) امتحان قمرِ اطفال:
کتابچہ قمرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۴۴

(۴) امتحان بدرِ اطفال:
کتابچہ بدرِ اطفال + یاد رکھنے کی باتیں + دینی معلومات ص۵ تا ص۵۰

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

بعض احباب کو شکایت ہے کہ ان کا سالانہ نمبر انہیں نہیں مل سکا۔ ڈاک میں ضائع ہو گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چار روپے پیکنگ و رجسٹری خرچ بذریعہ ٹکٹ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں سالانہ نمبر دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا جائے۔ بصورت دیگر وہ کسی ذریعہ سے دفتر ہذا سے دستی خریداری نمبر بنا کر بھی وصول کر سکتے ہیں۔ عام ڈاک میں بھجوانے سے پھر ضائع ہونے کا امکان ہے۔
خطبہ نمبر کے خریداران کو سالانہ نمبر نہیں بھجوایا گیا۔ اگر وہ بھی سالانہ نمبر لینا چاہیں تو قیمت ادا کر کے لے سکتے ہیں جس کی قیمت ۱۰ روپے ہے (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصوبہ بیوت الحمد کیلئے احباب جماعت کی طرف سے شاندار قربانی

امام وقت کی آواز پر مخلصانہ لبیک۔ ایک ایک لاکھ روپے کے وعدے

منصوبہ بیوت الحمد کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جن احباب نے ایک ایک لاکھ روپے کے وعدے کئے ہیں اُن کے اسماء کی چوتھی فہرست حسب ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت پر برکت دے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب و بشارت احمد صاحب اسلام آباد ۔ ایک لاکھ روپیہ
۲۔ " عزیز احمد خان صاحب ربوہ " " "
۳۔ بیگم و سید مبارک احمد ہاشمی صاحب اسلام آباد " " "
۴۔ خالد درک صاحب " " "

(صدر کمیٹی بیوت الحمد)

روح پرور اور ایمان افروز

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون پاکستان جماعتوں کے احباب قربانی کی ایسی نمایاں مثالیں پیش کر رہے ہیں کہ ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور اور روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال سیرالیون کی ہے جہاں غربت بہت زیادہ ہے۔ لوگ معمولی آمد پر گزارہ کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود قربانی کا معیار بہت بلند ہے اور احباب دل کھول کر قربانی کرتے ہیں۔ چنانچہ MAMAJOA کے احباب کو جب ان کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دلوں کو گرما دینے والے اقتباسات سنائے گئے تو فوراً ۶۰۰ لیون کے وعدے ہو گئے اور بعض نے ۳۰۰ لیون کی نقد ادائیگی کر دی۔

اسی طرح BO کے دوستوں نے ۳۰۰ لیون کے وعدے پیش کر دیئے۔ ایک مخلص دوست برادرم ابراہیم جالو صاحب نے سابقہ وعدہ ۴۰ لیون سے بڑھا کر ۲۰۰ لیون کر دیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کے جذبۂ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ یہ اپنے رب سے راضی رہیں اور وہ ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار: محمود احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آل ربوہ مقابلہ حسن قرأت

الجمیعۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۴ء بروز اتوار ایک دلچسپ مقابلہ حسن قرأت منعقد ہو رہا ہے۔ مقابلہ کے لئے سورۃ مائدہ کا آخری رکوع منتخب کیا گیا ہے۔ جو احباب اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے نام ۳ فروری تک دفتر الجمیعۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ میں لکھوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد عثمان شاہد الامین الجمیعۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

جائزہ ضرور لیتے رہیں

اخبار الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کے لئے احباب کیا کوشش فرما رہے ہیں ازراہ کرم اس کا جائزہ ساتھ ساتھ ضرور لیتے رہیں اور ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو جلد از جلد پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ (حدیث نبوی)
مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے (مینیجر)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی:۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

فائدہ اٹھایئے!

جذبۂ خدمت کے تحت ریت اور مٹی کے رخوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ اب ہم احباب کو ریت بحساب ۴۵/- روپے فی سینکڑہ اور مٹی ۳۵/- روپے فی سینکڑہ بذریعہ ٹرالی سپلائی کریں گے۔ انشاء اللہ!

خدمت مرکز
اقصیٰ چوک۔ ربوہ
فون: 640

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔
گرس ۴۰/۳۰۲
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو وٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

مقابلہ مضمون نویسی

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۳-۸۴ء

امسال سہ ماہی دوم کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "حضرت مسیح موعودؑ کا بچوں سے حسن سلوک" مقرر کیا گیا ہے۔ ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اطفال سے مضمون لکھوا کر مرکز کو بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)